REGISTERED No. A. 780



M. H. Khan Anwar

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چوتھے مہینہ کے اندر بقیہ تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ آپکی خیر اور ہماری سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کیا دیگا نہ ہے جسکا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف غیرت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روبرو تحفہ نیاز مند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلم پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳۶

مضامین

۲۹ ستمبر ۱۹۲۸ء

بد نصیبین بنام مسٹر چغتائی بی اے

(تحفہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۸ء)

مرزا! تمہارے بھائی جو باتیں ہماری بیان کی ہیں وہ ہرگز میں بیان نہیں ہو سکتیں۔ میں کہہ چکی ہوں کہ ہم بے پردہ ہو جانے اور جان بوجھ کے منہ کھولا رکھنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یا یہ کہ کوئی ایسا موقعہ آن پڑے جہاں منہ کھولے بنا انسان مجبور ہو۔ مگر خدا جانے تمہارا ذہن کیسا کند ہے کہ بات یاد ہی نہیں رہتی۔ تم یہی رٹے جاتے ہو کہ ہاتھ منہ کھلنا بے پردگی ہرگز نہیں ہے۔ اگر یہ بے پردگی نہیں تو پھر کوئی بھی بے پردگی نہیں۔ ننگا پھرنا بھی بے پردگی نہیں۔ اور یہ باتیں کہ لیپ والیاں کرتی ہیں وہ بھی بے پردگی میں داخل نہیں ہیں۔ چہرے کے سوا اور کونسی چیز ہے جو کھلی رکھتی ہے تو روتے رہتے ہیں؟ خدا سمجھے بیہودہ مسلمان ناول نویسوں سے انھوں نے لڑکیوں کو گھر سے نکل جانے اور ماں باپ کی ناک کٹوانے کے بہتیرے قصے گھڑ ڈالے اور ہر ایک میں تو لازمی ہے پردگی کا ایک نیا عنوان قائم کیا ہے۔ تشبیہ یہ کہ وہ ایک مکان کرایہ پر لیا۔ چھت پر چڑھا وہاں ایک عورت کے بال سکھا رہی تھی چلتے ہی منتظر ہو گیا۔ آگ لگی زرگ بجھانے لگے۔ ایک بہادر آدمی کسی عورت کے چیخنے کی آواز سن کے جلتی کوٹھری میں گھس پڑا۔ چلیے اسی وقت سے دل کی لگی کو ہوا سے کبھی ماہ میں اڑی چلی جاتی تھی (زندہ لاش) کا ساری گیند کی طرح سڑک پر گرتی چلے ایک کالا بھوت صاحب کی نیک چلن کا پاؤں سواری کی صورت دیکھتے ہی پھسل گیا۔ ریل کی کھڑکی سے ایک [illegible]

تھی کسی زمانہ ساز نے دیکھا اور دل سے دل ملی ہی جو طلسم ہوشربا کا کہانی کی طرح چلنے پھرنے کے دکھائی میں نے کسی قصے میں یہ نہیں دیکھا کہ کوئی شہزادی جنگل ہوائی آ جاتی دست بستہ رہی تھی اور سامنے چھت پر مسٹر پاس سے سیدھے بے کھڑے تھے اور ٹکٹکی صورت دیکھ کر بیتاب پر بیتاب ہو گئے۔ مطلب یہ کہ تمام قصوں میں عشق کی ابتدا باندھنے کی فرمائش ہو اور اتفاق دیکھنے سے ہوئی ہے بغیر اس کے کوئی کسی کو چاہ سکتا ہے؟ اب تم کو کہاں کا خیال اتھوں کے دیکھنے سے عشق نہیں ہوتا۔ اجی ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔ تاریخیں دیکھ لو۔ جس مقصد کے خواں ہیں ابراہیم بن سعدی عباسی کی بہت مشہور حکایت ہے کہتے ہیں کہ ابراہیم نے خلیفہ وقت پر چڑھائی کی اور شکست پائی قصور معاف ہونے کے بعد ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ سیر کرنے نکلے۔ امیروں کے مزاج میں کچھ نہ کچھ خفقان ضرور ہوتا ہے صبح سے جو شاہزادے گھر سے نکلے گیا تو دوپہر ہو گئی۔ آفتاب اور پھر راستہ ایسا جنگلی دھوپ میں دانے بھنتے ہیں۔ خیر یا اب سے گرمی۔ کہ منزلیں کٹی جاتے جاتے ایک بلند مکان کی دیوار کے نیچے پناہ لی دیوار میں ایک کھڑکی تھی پٹ کھلے ہوئے تھے جھٹکے سے ہاتھ کی ایک ننھی کلائی ناز ہاتھ نظر آیا۔ حضرت نے وہ ناز کی کلائی جو دیکھی تو طبیعت میں پیچ آئی۔ عشق نے غشیوں کا دل لگا آنکھیں پر آ بیٹھے۔ رسائی کی تدبیر میں تھے کہ دو چار دوست مکان کے پھاٹک میں جا گھسے انھیں کے پیچھے یہ بھی ہو لیے۔ وہ سمجھے کہ ساتھ والوں کے یہ بھی کوئی دوست ہوں گے۔ انھوں نے روکا ٹوکا نہیں اب سنیے کہ وہاں تھی دعوت گر صاحب مکان ایک باعزت آدمی تھا انکو دیکھ کے بہ اخلاص پیش آیا۔ باتیں ہونے لگیں پھر دسترخوان بچھا اسکے بعد رنگ شروع ہوا تنتے ہی اذان کی آواز آئی۔ تب ہوتی رنگ ناچ پر جانے اٹھے گانے والی بھی چلا عود دیوار مجھ سے دم دست کرنے چلی گئی۔ انھوں نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور سب محفل والوں سے پہلے

سلام پھیر کے محفل میں آن بیٹھے عود کے تار بار بار ٹھیک نہیں ہو رہے تھے ٹھیک کرنے لگے اور ٹھیک ہو بھی گئے اب جو گانے والی آئی اور سامنے عود پڑا دیکھا تو محفل ساکت ہو گئی۔ ہر ایک سے پوچھا کہ میرا ساز کس نے چھوا تھا کوئی نہ بولا آخر گھر کا مالک انکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا اور کہا میرے ایسے ناشناسا مہمان پر یہ حرکت آپ ہی کی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جناب کو گانے بجانے کا اچھا شوق آتا ہے ناشناسا ہو آپ نے عود کو خوب درست کیا اب التماس ہے کہ ہاتھ کے کرتب بھی دکھا دیجئے گانے کے ساتھ گانے والی رنڈی بھی سر ہو گئی کہ میں نے ماٹو گی آپ کو میری جان کی قسم بجائیے معلوم ہوا کہ ہنر دکھانے کا موقع ملا اس فن میں کامل تھے ایسا گانے بجانے کہ دور دیوار مست ہو گئے گانا ختم ہوا ناچنے کے بعد گیر کا نام پوچھا انھوں نے ساری واردات بیان کی وہ سنتے ہی خوش ہو گیا۔ پہلے تو اس نے اپنی تمام رنڈیوں کو محفل میں بلا یا اسکے بعد لایا ان

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۰۰ ۱۹۲۸ء

بعدالت جناب سید علی جواد صاحب سب جج بہادر [illegible] ساکنان [illegible] [illegible] ضلع بارہ بنکی .... مدعی

بنام

[illegible] ضلع بارہ بنکی .... مدعا علیہ

[illegible] ضلع بارہ بنکی

[illegible] [illegible] ۱۹۲۸ء [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۲۸ء [illegible]

دستخط حاکم [illegible]

(مہر عدالت)

[illegible]

نکاح ہی نہ ہوا جب یہ معلوم ہوا کہ اس نے کہا کہ بجز اس شخص کی دختر کے اب کوئی عورت گھر میں نہیں ہے آپ اگر اس سے عقد کرنا چاہتے ہوں تو عقد کی گنجائش ہے ماشاءاللہ امیر ابن امیر ہیں جہاں میں تو صورت میں نیک مزاج ہیں۔ غرض اسے بیاہ دیا۔ یہ کہا کہ دیکھئے کہیں پہلے سی ہے ہی ہے ہاتھ جس نے دل بہلایا ہے میں تو بیوی اور لڑکا دیں مل جاوے گی بچوں کی بھی بچا کر صاحب مکان نے دولہا دلہن کے اسی وقت دلہن رخصت کر دی۔ جیسے ان کے دن پھرے ویسے سب کے دن پھریں۔

مرزا: سن لیا تم نے ایک شخص نے یہ ترجمہ کیا۔ مالک مکان آدمی ہوشیار تھا اگر کچھ بیٹھا رہتا تو خون ہوتا سو ہر ہے یہ کہ تھا کہیں مزاج ہو وہ سے رنگین مزاج ہوتے ہیں وہ جھگڑے بکھیڑے سے دور جاتے ہیں۔ جس راہ پر تم عورتوں کو لانا چاہتے ہو اگر مکمل کی تو رنگین مزاجی پہلے بھی پھیلے گی اور ایسے ایسے روز نئے میں آئینگے۔ عرب میں شریعت کا لحاظ ہے اور کسی بات میں تو مگر عورت کے معاملے میں آج تک کیا جاتا ہے۔ یہ جو جناب کا عمل شریعت کی حفاظت ہر مسلمان کی جس میں عمل ہے تا اسے ادا کرو اب سب ان سے علاقہ ہے کہ کوئی دعوت کی پرواہ کرتا ہے دعوت کی جگہ مسلمان ان باتوں کا لحاظ کرتے ہیں وہ جو وقت دیکھے جاتے ہیں۔ یہاں وہ آپا دعائیں پر دہ اٹھ جانے کے بعد ہو گی کرو جل۔

گھر کا رئیس

دس منٹ میں ایک مقصد کا بیان

خدا کسی زمانے میں گھر زندگی گھر وہ بات کرے اسکی ایک مسئلہ کا بیان کیا ان کو نگیں بھی جا چاہئے آسانی سے جواب دے خاص کر وقت سے بیاں او ہر وہ قدر لکھے کی کوئی ضرورت نہیں شخص اسلام لوٹنا ہے ہے جو چاہے جواب لے۔ ہر کوئی بازار کے کام کی شے ہو

قیمت کا بستہ ۔ لائبریری ۔ فلسفہ سماز
سلطان نجم ۔ ۔ ۔

ایڈیشن کی جلد ختم ہونے ہے۔

ہر مسرا حوالہ نیلا ہے ... سولن سلسلہ شعلہ

مرزا: جو باتیں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی تھیں افسوس تمہیں اُن کی تو بھی تمیز نہیں کی کوشش کر کے حرکی نظر سے دیکھا ہے بچوں کی حق پہ ہے مگر نیت صرف اپنا کیا کی طرح لحاظ نہیں ہے مگر گفتگو ہیں جو صرف بالکل ہیں۔ بچوں کی عمل ہو تا ہے وہ سب حیثیت کچھ رہ جاتا ہے یہ بیوی کا بس میں کا مرتھا میاں بھی دیا ہے اپنے عرض ہو نہیں سکتا نکاح اور شادی کے جائز کوشش کر کے جو دعا کرنے کی حالت میں شوہر صاحب جیلخانہ جا سکیں جو دیوانی کچہری سے دیا ہے ہم نے سارا حاصل کر چکے ہوں۔

مرزا: ہوں ہاں عورتیں بعض ایسی صورتوں کے بابجا ہی ہے سبھی ہماری عورتیں خراب ہو گئی ہیں رہ جاتی ہیں۔ وہ نصیحت کریں کہ یہ خوف ہے چہ در پردہ عورت خاوند کی اطاعت فرض ہے شوہر رہ رہ صاحب کا کوئی حق نہیں کہ گھر وہ جاتی ہیں یہ سب جانے کی باتیں ہیں۔ یہ حیثیت ہندوستان کی رسمیں اختیار کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔

مرزا: ہر عورتوں کا بیاہ ہم سسرے صاحب کے ہونے پر ہوتا ہے جب ہو سے نہیں پھی تو بیٹیا کو کہ کے نکال دیتے ہیں میاں کے گھر اور وہ صاحب بیکار ہے اور وہ غریب لڑکی کی گئی یہ دہلی ہو نا چاہئے کہ اگر نان نفقہ دینے کا یہ حال میں نہ ہو تو نکاح نہ کرو۔ اسپر بھی شادی نہیں اور جھگڑا ہو تو اسکی سزا قانون کے ذریعہ سے مقرر کی جائے۔

مرزا: شریعت نے عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ شوہر کا مال بے اجازت بھی صرف کر سکتی ہے۔ مگر بی بی کا مال بغیر اجازت میاں نہیں لے سکتے۔ سب ہے تو کسی شوہر کو وہ کیا ہو وہ جہیز کی چیزیں بھی اٹھا لے جاتا اور ناچنا اور بی بی کا کلیجا اور نا ہے۔

میری جان مرزا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ لوگ عورت کمائی پر نگاہ ڈالنے والے کو بری نگاہ سے دیکھتے تھے۔ دیکھو عرب کے ایک مشہور شاعر کی حکایت تاریخ کی کتابوں میں یا سب سمجھ کے لکھی گئی ہے۔ اس سے کسی نے پوچھا تم نے اپنی بی بی کا مہر سب سے زیادہ کر دیا

تو اس کہنے کا مطلب کیا تھا کچھ ضرورت نہیں تھی یا جس کا ہی خرچ ہر مند گر ہی تم کی ایک قوم بلکہ غیر سے جاتے تھے ان کو ہر چیز ملتا ہو مبنی ہی کسی کا اپنی کمائی کا ایک حصہ صرف ہے جہاں کا جب کلی میں رکھا رہتا ہے کہ اسی ہی کر بیٹھنے میں اپنا پیار کیجئے ساتھ سو دا گر خفت نہ کر کیا یا ہم ہم کا لے پانی کے چڑھ جانے رات لگے جیل گرا کی بیچ کے مسئلہ تو سود کی لعنت اٹھا۔ پھر جب دولت ہاتھ آ گئی اور بیج نے جا کر ڈالے ہمیشہ پانی کے ستا سمجھ کے نہ سے نے اسی کا دوڑا دو طعام ہی ما مال۔ مگر میں نفع ہی زیادہ نہیں۔ کچھ کوئی ایک اور باش کی کمائی ہے مگر حقیقت میں نصیحت کی بات ہے کیفیت اپنے بچے پر پریشان تھا ایک ہی بیٹی پر بڑے گناہوں میں سے آ رہے گی کہ جس نے اپنے سود ڈالے۔ ہندوستانی مسلمان عورتوں کا مال جس مند دولت خاوند سے کم نہیں۔ لیکن وہ صبر فخر کرتے مرنے کو پر نہ اپنا دیتے ہیں بیٹیاں ہو گئی ہوتی عورت کے دو ہی حق دینا ہوا اور کنا وہ اس غریب کا جہیز بیچ کے روٹی بازار کرتے ہیں ہم تو سسرال کی روٹیاں توڑتے اور مگر رہے جاتے ہیں۔ تو دو دو ہم ہیا چارہ ہوتے ہیں۔ ساری نسل اٹھاتے ہیں اور زیادہ نے کا بار سسرے کے سر پڑتا ہے۔ مگر دور لوٹڈی ہے اور سسرا غلام۔ عیسیٰ کا بیٹا

خوشحال ہے وہ ظلم سہتے ہیں۔ مگر ایک قیامت سب سے بڑی وہ ہے کہ تعلیم و تربیت تو پاس [illegible] اگر [illegible] لوگ زندہ رہ سکتے ہیں [illegible] کا ہوتا ہے [illegible] اتنا تنگ خیال [illegible] تعلیم یافتہ [illegible] ہوتا ہے۔ جیسے میاں بی اے صاحب اڑتی چڑیا سے آشنائی لگاتے ہیں خود تو کسی مجہول النسب کی اولاد ہیں اور تمام سسرال کا حسب انکے نزدیک کم [illegible] ہے۔ جو وہ کہاں باپ کی [illegible] کسی وقت نہیں [illegible] اُس غریب کا دل جلے یا وہ رو دے پیٹے۔ مرزا۔ میدان خالی ہے تم چاہو تو ان بھائیوں کی اصلاح کر سکتے ہو۔ [illegible] دنیا کی بھلی تحت رکھے اور فرقی شرارت نہ ہونے سکے اسکی صورت اچھی طرح غور کے بموجب کی جا سکتی تھی تم کوشش کرو تو یہ قانون بنانا کوئی بڑی بات نہیں۔ بی جو لوگ [illegible] بھائیوں سے جو وہ کو ..... کا عیب لگاتے ہیں اگر [illegible] قدم باہر نکالے تو غریب پر کیسے عیب تھوپے جائینگے

[illegible] تمہاری تحریروں پر چلنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ [illegible] بیٹیاں مفت بدنام اور رسوا ہونگی۔ کم سے کم ایک نسل تو اچھی طرح بدنام ہو جائیگی۔ آگے چل کے ممکن ہے کہ حالات بدل جائیں۔

مرزا۔ ہر کام عقل کی رہنمائی سے ہونا چاہیے تم نے غور نہیں کیا یا صرف [illegible] ہے آجکل شرعی دستوروں کا توڑنا آسان ہے مجھے پورا معلوم ہے کہ [illegible] شرعی دستور توڑنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ تم نے جو [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] ہو چکی ہیں ایک کتاب نہیں بلکہ بہت سی کتابیں شائع ہونگی انشاءاللہ [illegible] بیوہ [illegible] کے استعمال کے لئے ایک مستقل ہفتہ وار [illegible] اخبار بہت جلد نکلے گا۔ [illegible] آپ کے قلم کے نمونے کے لیے انشاءاللہ وقت کر دیے جائینگے۔ [illegible] اب تک جن لوگوں نے تمہاری [illegible] انہوں نے یہی کہا کہ مرزا خواہ مخواہ [illegible] ہیں۔ [illegible] ...... [illegible] کسی کا کیا بگڑے گا۔

مرزا۔ تم نے نہ جانے کیا سمجھ کے کہا کہ آپ نے ہم لوگوں کو [illegible] ہے کہ مسلمان اس سنت پر عمل کریں کہ بچوں سے بڈھوں کی شادی ہو اور چار چار بیبیاں ضرور کی جائیں۔ [illegible] جوتیوں سمیت [illegible] گھروں میں پیٹے جاتے ہو میں نے یہ کب کہا۔ [illegible] لڑکیوں سے شادیاں رچاتے ہیں۔ کسی شریعت نے نکاح کا سن مقرر نہیں کیا۔ [illegible] نکاح نہیں [illegible] نکاح جسکو [illegible] نہیں۔ [illegible] بیبیاں [illegible] جہاں قانون بن گئے ہیں ایک کے ہوتے دوسری عورت [illegible] ہے وہاں بھی لوگ باز نہیں رہتے۔ تمہارے حرام کر دینے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہو سکتی تمام دنیا کی عورتیں سنت کے نام سے جلتی ہیں

اگر وہ اس قانون کو توڑ سکتیں تو [illegible] رہتا۔ یہ وہی قانون ہے جسکی بدولت آج [illegible] کے قدیم باشندوں کے مقابلے میں برابر کا حق [illegible] کے قابل ہوئے۔ [illegible] مسلمان [illegible] تو تمہاری آبادی اس سات سو برس کے زمانے میں پارسیوں کے شمار سے زیادہ نہ ہوتی۔ ذرا تاریخ اٹھا کے دیکھو باہر کتنے آدمیوں سے ہندوستان آیا اور لودی کے زمانے میں کتنے مسلمان ہندوستان بھر میں تھے۔ تم [illegible] کہ آزادی تبلیغ نے بڑھائی۔ یہ غلط ہے عرب کی نسل سے شیخ اور سید ہیں تو مسلم کو شیخ یا سید نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ نسل کا نام ہے ہندوستان میں شیخ اور سید کی تعداد تمام دوسری مسلمان قوموں سے زیادہ ہے اور یہ [illegible] ہوگا۔ ابھی سے ان بحثوں کو میں چھیڑنا نہیں چاہتی۔ مجھے تمہارے اس منطقی دعوے کی دلیل درکار ہے کہ اگر آپ اور دوسرے [illegible] نے ہماری بات نہ مانی تو [illegible] ہے کہ [illegible] بدنام ہو جائے گی۔ کیا اب [illegible] قربان۔ کیوں صاحب معلوم ہو گیا کہ تمہاری کتاب میں کس منطق سے کام لیا گیا ہے اور اخبار میں کیا ہوگا۔

راقمہ [illegible]

پیچھے۔ بد نصیبیں نے چغتائی صاحب کے خلاف جو شور مچا دیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ بس اب زیادہ پیچھا کرنا ٹھیک نہیں اگر چغتائی صاحب کی مشہور کتاب بے حجابی شائع ہوئی تو اس وقت شاید پھر قلم اٹھائیں۔ وہ بے نقاب بیگم کو نصیحت کرتی تھیں سچ پوچھو تو مسٹر چغتائی یہ کہ انھیں بے نقاب بیگم کو نصیحت کرنی تھی اس کا نتیجہ یہ کہ چغتائی صاحب کی طرف پھر گیا۔ سچ پوچھو تو بد نصیبیں جیتیں یا چغتائی صاحب ابھی تک ادھر جھونک میں ہیں۔ مگر پنچ صاحب کا خیال ہے کہ ملا چغتائی صاحب کامیاب ہوئے بد نصیبیں کو شکست ہوئی۔ کیا ستی کا اب پہرا رہ نہیں سکتا۔ ایک معمولی کپڑے یا کاغذ کے جالے کی حقیقت ہی کیا ہے جو مستشرقوں کے نظریں کی کا اندوری کا مقابلہ کر سکے جو زبانیں کھینچ کھینچ چل رہی ہیں۔ کوئی صاحب انصاری حلقوں سے کما کر جو دو اس کا اٹھیٹ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ترکی اس پاک کمائی کے بے پردہ قوموں سے دیکھے بچا کر کے افسوس میں مبتلا ہیں۔ کوئی بزرگ ہاتھ جوڑ کر اصلاح کی بنیاد کے لیے پردے کو بجا ادا سمجھتے ہیں کوئی صاحب معاشرت کی بربادی کا رونا روتے ہیں۔ کوئی منچلا بے سواد خریف کو پردے اور حجاب کا دافع خیال کرتا ہے۔ ان سب کو پردہ سے بازی بچانا ہے چاہے اس زمانہ میں وہ کب برقرار رہ سکتا ہو یہ سب اپنی غرض کے عاشق ہیں۔ عشاق سے زیادہ نقاب کا دشمن کون ہوگا جو کیا خوب کہتا ہے ؎

بے حجابانہ وہ آنا کا نکلنا شانہ
کہ مجھے نسبت پیر طریق [illegible]

دوسرا کہتا ہے ؎

تمہارے پاس ہم کیوں آئیں گے؟
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

تو پرانے زمانے کے شاعر ہیں ان میں سے کوئی فرد دنیا کے عورتوں کے متعلق خصوصیات کا اظہار کرتا ہے کوئی ذات کو عورت کا قائم مقام ہو کے وہ سے مخاطب ہوتا ہو ساری محبت کی [illegible] مینے کے افسانے بیان کرتا ہے۔ بلکہ ایک ہی خاص مردوں کے جذبات کی حکایات کرتا ہے کبھی عورتوں کے رجحانات کی بے حیائی ہو دیتا ہے جہاں کہیں عشق کو نسبت رنگینی ہے وہاں خاطر عورت کا ذکر لیں عشق ہے۔ شرم حجاب اور کھیل کے اوصاف جہاں نظر پڑے گا ہیں وہاں شاعر عشق مردانہ خیالات کا ترجمان ہے۔ زمانے کا یوں کروٹ بدلنا ثابت کرتا ہے کہ جو کچھ خلوت میں ہوتا تھا وہ اب بھری محفل میں ہے گا خواہ عاشق رو جدا ہو اصلاح معاشرت کی غرض سے کوئی مسیح الملک سمائی انگلستان کی طرح یہاں مرتب دیتا نہیں ہے جو بجور یا خود عورتوں کو بری نگاہ سے دیکھنے پر سرزنش کرے۔ یا جو عورت کے دوسرے نکاح پر نام رکھنے والوں کے منہ میں القمہ بااطمینان شیخ محمد کو وہاں جنگ کرے۔ جو از اللباس فیشن کی اصلاح کے متعلق بھی کوئی بھی اگر وہ ممکن نہیں ہے جز نہیں ہے کے اظہار کے علاوہ قانون حیا اور شرم کو بہ خاک میں لٹا رکھے شاید تزئین اور سنگار کی بہت سی اکثر نہیں دستانے بنتی ہیں۔ ایک جو شمر کو خیالی نقاب بھی منہ پر ڈال لیتی ہیں جس کی باریکی پر پردہ منکسرے قربان اور جس کی جھلکیوں پر کھیلیاں نثار۔ اگر دستانے اور اس نقاب میں تھوڑی سی ترمیم کر دی جائے تو ممکن ہے کہ یہ غریب پردے کا منہ چڑھا سکیں۔ لہذا نئی پودہ اور بچوں کی کوشش جماعت میں عنقریب ایک ایسی جنگ چھڑنے والی ہے جو ملک کی لذت سے بھی زیادہ سخت کی دکھائے گی یعنی وہ فرق پھیلنے والا ہے کہ شوہر اور بیوی اور باپ والے قیدیوں اور مقبل بد نصیبین کے بچوں کی باغ پر جو وارث رکھنے والی بے دل عورتوں کی تعداد بڑھے گی اور ہر قسم میں بڑھ جائے گی۔ ہندوستان نہ تو کابل ہے کہ بادشاہ سلامت کے حکم کا ایک جملہ چلتے ہی خزاں رسیدہ درخت کی طرح شمشاد قامت نقاب کے نیچے جھڑ جائے گا گڑگڑا اور اس نقاب کشائی سے اگر کوئی فتنہ برپا ہو تو ایک حکم نادری سے دب جائے کابل ہی ایک قوم ہے ہندوستان میں منتشر قومیں ہیں ہیں جب بد نصیبیں کا یہ اشارہ آج کل کے فال نکالنے والوں کی توجہ کا مستحق ہے کہ جہاں جگہ جہاں کی جیسے پہر لیٹے بچا ہے۔ مثل بیبیاں نے عورتوں کے دلوں میں کوئی فرق نہ پیدا ہو گئی پیدا کر دیا ہے۔ جو لوگ پسیج کے کہتے ہیں یا تو وہ عورتوں کو بازار دکھا تے ہیں کہ کھوٹ یا نہ لی ہے جب دونوں کی خواہش یکساں ہے تو بیچاری یا نصیبین اپنا دل بیکار بنانے کے سوا اور کیا کر سکتی ہیں البتہ صاحبان حیا و غیرت اور زمانہ شناس لوگوں سے اتنی امید رکھنی بیجا نہیں ہے کہ وہ مسٹر چغتائی لکھے ہے پہلا جلد باز عقلمند زمانہ نیرنگی کی بیباکیوں کو احتیاط حزم و اعتدال کے دائرہ میں لانے کی سعی فرمائیں۔ ایسے بہ دراز ایک عام میں سب ننگے نظر آئیں گے ؎

باحسرت و باغضب و باحیرت

"چپت"

یہ عنوان لکھتے ہوئے تو شرم آتی مگر مجبوری ہے کیا کیجیے ایک صاحب نے اس نام کا ایک ہفتہ وار پرچہ جاری ہی کر دیا۔ مولانا پنچ نے "تازیانہ" کے ذیل میں طور دکشنم دو سی "پہلے ہی بتلا دیا تھا کہ جیسی اخبار کا نام تازیانہ ہو سکتا ہے تو دوسرا چپت گھونسا نام رکھنے میں خرابی کیا ہے۔ مزا یہ ہے کہ چپت بزعم خود "تازیانہ" کا جواب ہے۔ سرنامہ پر ایک عربی عبارت ہے "اکثر اشی کہ الشیطان" ترجمہ یوں کیا ہے کہ شرکت اور قوت شیطانی کو دیا ہے کرو۔ مگر اڈیٹر صاحب شاید بھول گئے شیطان کہیں چپت سے ڈرتا ہے؟ "لاحول ولا قوۃ" یہ چیزیں تو خود اسکی ایجاد کی ہوئی ہیں بکثرت خواب میں بھی آتا ہے تو سونے والے کو ستاتا ہے پیدائش کے سبب اپنی ہواؤں ہی ابھی ہی ہاتھ میں ہوتی ہے اور سیاہ بھورا انگلیوں کے نشان گالوں پہ اول خط اڈیٹر صاحب کی یہ دعا قبول کرے۔ کہ "بچاؤ اس مصیبت سے بچا کر ہم کو چپت غیر مستحق کی گردن کی کوئی وضع نہ کرے"



عیسیٰ سے کہہ دو اپنے گدھوں کو سنبھال لیں

"بات کا جواب تو ہے لات کا جواب نہیں پھر لات بھی کس کی؟ او گدھے! او گدھے!! اے گدھے!!!"

حضرت چاپ اپنی نظم میں فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ کس قدر ہے بیچ فان چپت
ہے رہا کا دن کا وارث ایک میاں پت

وارث کے لیے تجویز خصوصیت اور محل پر چپت کھانے چپت ہیں یہ اعتراض بیجا ہے لکھنؤ کے ایک بازاری شاعر نے سر شاعرہ طرح کی غزل میں یہ شعر پڑھا ؎

چپت یوں غیر کی گردن پہ ماری
ورم سے ہو گئی تیار گردن

دوسرے ظریف شاعر صاحب بول اٹھے کہ یہ صاحبزادے بازاری آدمیوں کی صحبت میں رہ کے بھی ٹھیپ اور چپت کا فرق نہ معلوم ہوا ہم تو اس مبتذل طریقہ کو پسند نہیں کرتے ورنہ یوں کہتے ؎

جڑی یوں غیر کی گدی پہ ایک ٹھیپ
ورم سے ہو گئی تیار گردن

مگر یہ حضرت چاپ صاحب اللہ نادر رہ گیا معنی کہ جس کی طبع نادر نے چپت خوری کا نقشہ حال و طالب دکھایا ہے۔

محل چپت یعنی مقام اضافت سلسلہ دولی ہے اور مقام نزول چپت قبل خود سر سرمایہ داران دستمار سبطانیہ و یا فرغ والیان ریاست کے علاوہ ان غریب اخبار نویسوں کی کھوپڑی ہے جو کسی جماعت کے آرگن ہیں یا کسی سرمایہ دار کے رہین منت ہیں یا امیروں کی خاطر سے غریبوں کی جنبہ یا سہلاتے ہیں یا ریاستوں کے وظیفہ خوار ہیں۔ دیکھیے اس قطعہ و سالک یاراں کے زمانہ میں چپتوں کی بارش کیا کرتی ہے؟ اگر مذکورہ حضرت جائیں گے کا دے کا ایک۔ ایک تھان ہول لے کے سر پہ پیٹ لیں تو اچھا ہے۔

چپت کی ایک ہلکی سی اور جبڑہ تکرار بینے کے گنہگار کے پاس بھی ہے اور طاقت دہلی پہنچ آئی پھونک کے گراری جڑی ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس پر بھی دو ایک ہاتھ جھاڑ دیے ہیں۔ مسیح کلکتی جہاں دھر تجویز کا سر بچنے کے قابل ہی نہ تھا میر شوکتی کے سر پر آ دھمکا شاید تو ہو چکا۔ لڑنک کے گمنام صاحبزادے چپتیرے کی زد میں ہیں۔ لڑنک کے

سیاستی واردہ ہی کا ریاست اخبار ابھی صرف چشم نمائی کی لذت سے بہرہ یاب ہوا ہے بعض خواہے سیاب وش سافر کش کا تو تاسر بھی گر لیا ہے۔ بس یوں سمجھیے کہ کشتہ ہونے میں ایک آنچ کی کسر ہے۔

خدا نخواستہ ہم ریاکاروں اور سفید پوش بدمعاشوں کے حامی نہیں ہو سکتے۔ ادریر حضرت شیخ خلیل الرحمن آزاد واردئی کے اصل مقصود یعنی اصلاح ظالم ریاست والیوں سے خلافت کریں۔ یہ تو ایک مصلح کا اصلی فرض ہے بشرطیکہ وہ خود شیری کی کمال نہ پہنچے البتہ طرز تحریر کے بارے میں ہم مشورہ دیتے ہیں کہ بدل لیں تو اچھا ہے۔

بعض بہ نویس اپنا نام فرقیوں کی فہرست میں لکھوانا چاہتے ہیں ان کے سیکڑوں مضمون ہمارے پاس آئے اور ان میں سے دو چار مضمون بعد تبدیل مضمون و مطلب اشاعت ہم نے چھاپ بھی دیے اور پنچ میں چپت کی خبر سن کے جو لوگ سمجھتے ہیں وہ مثل بارہ مضمون بھیجیں گے اڈیٹر صاحب ان کے تحریرات کی اشاعت میں احتیاط سے کام لیں اور ان کے اس دعوے پر قطعاً اعتبار نہ کریں کہ یہ بندہ اودھ پنچ کا نامہ نگار ہے اگر کسی فرد کے ذاتی افعال سے بحث ناگزیر ہو تو ان افعال میں سے بعض اسی فعل کا تذکرہ فرمائیں جس کا اثر عوام کے دین یا اخلاق پر ہونے والا ہو۔ بہرحال یہ ایک ہوشیار سالانہ تین روپیہ قیمت ہے کھانی چھپائی کا مذاق ہے؟

راقم —

خاکسار اودھ پنچ

منجل خدا۔ خدا پنچ

طبلے کی بلا

وہ جو کبھی یورپ کے گرد کی گڑی ہی رہے اور چلے ہوئے فکر۔ ہاروں رشید کے دربار میں لگا گھوڑی کی ہوتی تھی جس کا بند فم بڑا رنگیلا تھا

ایک صاحب جاسوس کا سفر پہلے تو آئے فوری دیکھتے ہیں کہ ان کے بھی وہ قوم گئے خلیفہ نے پوچھا کیا ہے؟ کہنے لگے روح القدس نے ہماری دعا کی مگر سفیر صاحب کے چہرے پر حیرت اور بے یقینی کا ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا انھوں نے اپنی سلطنت کے سامنے بھی وہ عرض کیے ہوئے دل کا نقشہ یوں کھول کے رکھ دیا کہ ایسی زبردست طاقت سے مقابلے کا ارادہ رکھتے ہیں جسے سمجھتے ہیں روح القدس ہے۔ یہ اصطلاح حال یہ تھا کہ ہمارا وہ حال۔ گزشتہ جنگ یورپ کے زمانے میں ایک افغانی ہوگئے کے سوداگر نے کسی گورے سے اعلیٰ مال قیمت جیبی گھڑی چھین لی۔ سمجھے تھے کہ سونے کی ڈبیا ہے اس میں سے ٹک ٹک کی آواز جو آئی تو گھبرا کے لفکا گھڑی کی سوئی ہلتے دیکھی اس لیے کہ کوئی جان ہے یہ چیز اس فرنگی نے بنائی ہے گھڑی ادھر سے وہیں پھینکی۔ وہ بھاگے کہ کہیں پیچھا نہ کرے مگر سوتا دیکھ کے ٹھیر کر ٹھکا آیا۔ بڑا ساتھ اٹھا لیکا اس ننھے کیچوے کا سر کچلیں تو اس سونے کی ڈبیا میں بند ہے۔ غرض گھڑی کا بھیجا نکلا ہوا بکھر گیا۔ یہ ہے مسلمانوں کا دور ترقی۔

ترقی کرنے والی قومیں اپنی خصوصیات کبھی ترک نہیں کرتیں انھیں جہاں خود باقی رکھتی ہیں البتہ اگر کسی دوسری قوم کی کوئی بھلی بات دیکھی تو اس سے فائدہ اٹھانے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک انگریز زیر تعلیم میں بھی انگریز رہتا ہے وہی صاحبیت وہی [illegible] وہی وضع وہی لباس اور ہندوستان میں بھی اگر [illegible] مستثنیات قابل توجہ نہیں لہٰذا اگر سٹراول ابھی کے جو القلب کمشنر جنھیں عربی داں ہونے کی وجہ سے لوگ مردوں اصل کہا کرتے تھے قالین پر بیٹھ کے دانے تیار کرنے کے یہاں کا دستور پہلا کرتے تھے پیراں گھر پر سامنے رکھا رہتا تھا اسٹرنیک جو لٹنیل کمشنر کنا ڈی کی پھر خشیہ ٹوپی اٹھانے سے بچپن ہی کا سر ساکیا جو اعمال کند سے پر لادے لعاب کے کی مل کا ایک سرا اور جائنٹ کا ہوا پاجامہ پہنے منہ میں سفید پانوں کی گلوری دبائے

کلفتوں کے جھوکے پیچھے نظر آتے تھے تو چارو ناچاری گو وہ نہیں ہوتا، مسلمانوں میں اپنے خصوصیات کی پابندی کا فرض اسی وقت تک ہے جب تک رنگی علامت نہیں آئی۔ ادھر اپنی خصوصیت آنکھ دل سے اوجھل ہوئی ادھر ترقی کا گھوڑا سرپٹ ہو گیا جس کے چال کی نقل میں کھوڑی کھینچی۔

آج ترقی [illegible] اسلامی سلطنتوں میں [illegible] تین خود مختار ملک ہیں۔ ترکی [illegible] ترک [illegible] اب ہو گئے [illegible] اسلامی [illegible] ترک۔ نکاح بیاہ کے [illegible] بھی ترک۔ عربی میں نماز بھی ترک۔ [illegible] قرآن بھی ترک۔ اسلامی [illegible] پوشاک بھی ترک۔ [illegible] پردہ بھی ترک۔ آداب بھی ترک [illegible] بھی ترک۔ تعدد ازدواج بھی ترک۔ اسلامی [illegible] ایران صاحب [illegible] [illegible] ترک [illegible] اسلامی [illegible] [illegible] آداب [illegible] [illegible] ہنوز [illegible] افغانستان [illegible] کابل [illegible] گر خاں صاحب [illegible] ہو گئے اور جاتے ہی [illegible] [illegible] اسلامی [illegible] کے [illegible] زنگی بن گئے [illegible] نہ پہچان سکے۔

ایسی حالت میں اگر ایک پرانے خیال کے غریب سردار نے افغانی پارلیمنٹ کی بھری محفل میں [illegible] افغانستان کی [illegible] [illegible] اس شخص کی تقریر کا خلاصہ [illegible] بزبان خاص عرض کیا جاتا ہے ؎

زرشتہ [illegible] سپید [illegible]
زلیشہ [illegible] فردا امید

[illegible] آپ کی طاقت [illegible] [illegible] مسلمان [illegible]

گر اسلام میں خبیثوں کی تعداد کچھ کم نہیں ہے جنھوں نے یہی بات کہہ کے اپنی گردن کٹا دی کچھ پروا نہیں ؎

سزاں سید جاں گفتہ کہ با تیغ و کفن
بر در خانہ جلاد فرعون برقصم

حضرت آپ میں نسبت کہ رہے بے حیا یا رب کی عورتوں کو اصل حیا و غیرت یہاں آ کے حاصل کرنے چاہئیں مگر آپ ہماری باحیا عورتوں کو بے غیرتی سکھانے کے لیے یورپ بھیج رہے ہیں۔ آپ مذہب مذہب پکارتے ہیں مگر نعوذ باللہ کیا مذہب کا آپ کو ایسی اکڑوں کی ضرورت [illegible] جہاں کوئی مدرسہ نہیں کھول سکے جو گئی [illegible] ماری ماری پھرے۔

آپ نے جھوٹ موٹ کی ایک پارلیمنٹ بنائی ہے مگر [illegible] ارکان وہی ہیں جو آپ کے [illegible] اور آپ کے [illegible] آپ کے [illegible] [illegible] بے غیرت ہو کے اسلامی رواج کی [illegible] نتیجے میں آپ مذہب پر ہیں جسکے نزدیک [illegible] آزادی ایک ضروری جزو تہذیب ہے مگر [illegible] کے اخبار کا [illegible] آپ کے [illegible] میں کیا مجال جو آپ کے خلاف منہ کھول سکیں۔۔۔۔۔۔

روایت ہے کہ اس سردار نے [illegible] کے ایسے کہتے ہے کہ حضرت گھبرا گئے کہنے لگے بھائی تم ٹھیک کہتے ہو مگر تمہیں کسی نے بہکایا ہے۔ ارے [illegible] محمد خان [illegible] رسالہ [illegible] کہاں گیا [illegible] [illegible] اور [illegible] دوسرا [illegible] جاں [illegible] یہ کمبخت ہیں بھولی بھالی رعایا کو بہکاتے ہیں۔

پیچھے حضرت [illegible] کی [illegible] آزاد خیال نہیں ہیں۔ [illegible] آزاد [illegible] کی [illegible] ہم اور آپ ہیں [illegible] [illegible] ایک [illegible] کسی نے کہا جناب میں نے سنا ہے آپ [illegible] کہتے ہیں [illegible] کے پردے ہیں بھی کی۔۔۔۔۔۔

نہ ہے پیر زال [illegible] ہے وہ دسہرا
یہ ہے سائمن جی کی جھنجھنا [illegible]

[illegible] سر [illegible] جناب [illegible] سائمن کمیشن کی رپورٹ [illegible] [illegible] کو پیش کر دی [illegible] رپورٹ [illegible] سائمن صاحب کے سامنے پیش نہ کی جائی [illegible] وقت تک [illegible] کا [illegible] وقت [illegible] رپورٹ کی روانی نہیں [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] کسی کو بتائے [illegible] [illegible] کیسے [illegible] اور [illegible] رپورٹ کی [illegible] اسکا [illegible] پبلک کی [illegible] کس طرح [illegible] [illegible] میں [illegible] موجود ہیں۔ سلطان میں رپورٹ کے [illegible] [illegible] ہونے کی [illegible] [illegible] [illegible] صفات [illegible] [illegible] سے [illegible] میں [illegible] جناب [illegible] [illegible] کا شوق رکھتے ہیں [illegible] [illegible] رکھانے کے قابل ہیں۔ اگر یہ [illegible] ترقی ہو سے [illegible] جاتے ہیں۔

دسہرے کا [illegible] تفصیل [illegible] [illegible] دیا گئی [illegible]

[illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کی [illegible] رپورٹ۔

[illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ایک [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

لیجئے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتداے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو یا ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مفاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ ذی لیاقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا م لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اسی میں ہے [illegible] قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔	المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ